السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عورت پر فرضیت حج کےلیے اس کے ساتھ محرم کا ہونا بھی شرط ہے ، جیسے زادوراحلہ یعنی اگر اس کے ساتھ جانے والا شوہر یا محرم موجود نہ ہو ، تو عورت پر حج فرض ہوگا یا نہیں ؟ (۱)

(۔ اگر عورت بغیر محرم کے حج کر آئے تو کیا فرضیت حج ساقط ہوجائے گی ، یعنی پھر کبھی محرم اس کے ساتھ جانے والا ہوا اور زادوراحلہ بھی ہو تو اس پر حج فرض تو نہ ہوگا ۔ (ایک سائل از مسلمانان چک نمبر ۲۴۹ لائلپور ۲

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد

امام احمد اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک عورت پر فرضیت حج کےلیے شوہر یا محرم کا موجود ہونا زادوراحلہ کی طرح شرط ہے ، بغیر محرم اور شوہر کے حج کو چلی جائے تو امام احمد کے نزدیک یہ حج اس کو کفایت کرجائے گا ۔ قال فی الروض المربع وان حجت بدون محرم اجزء انتہی ، ان دونوں اماموں کے نزدیک عورت کے حق میں استطاعت مشرط فی القرآن سے مراد زادوراحلہ اور محرم کا مجموعہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لا تحج امراة الا معها محرم فقال رجل یا نبی اللہ انی اکتتبت فی غزوة کذا وکذا ، الحدیث اخرجه البزار عن ابن عباسؓ قال الحافظ فی الدرایة واخرجه الدار قطنی بنحوه واسناده صحیح وهو فی الصحیحین من هذا الوجه بلفظ لا تسافر انتهی وقال فی الفتح صح)) حدیث الدار قطنی ابو عوانه ((

علامہ شوکانیؒ کا میلان اسی قول کی طرف سے کما لا یخفی علی من طالع النیل اور امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک عورت کےلیے زادوراحلہ کے ساتھ محرم یا شوہر کی ضرورت تو ہے لیکن جس عورت کا خاوند یا محرم موجود نہ ہو یا ہو لیکن ساتھ جانے سے انکار کردے یا جانے سے عاجز و معذور ہو تو ایسی عورت دیندار ثقہ عورتوں کی جماعت کے ساتھ جو اپنے شوہروں یا محرموں کے ساتھ حج کو جارہی ہوں ، چلی جائے ، ان دونوں اماموں کے نزدیک ثقہ دیندار عورتوں کی جماعت شوہر یا محرم کے قائم مقام ہوجائے گی ، یعنی جس عورت کو زادوراحلہ پر قدرت ہو اور محرم یا شوہر موجود نہ ہو لیکن مومن ثقہ عورتوں کی جماعت عازم حج موجود ہے تو اس پر حج فرض ہوجائے گا ، غرض یہ کہ ان کے نزدیک عورت فرضیت حج کےلیے محرم یا شوہر شرط نہیں کما صرح به ابن رشد والنووی وابن قدامة والبغوی وعیاض وغیرهم والیه ذهب ابن حزم ، اس دوسرے مذہب پر نو دلیلیں پیش کی جاتی ہیں ، من شاء الوقوف علیها فلیراجع المحلی لابن حزم ص ۵۶ ج ۷ ، والنیل للشوکانی والمغنی لابن قدامة ج ۳ ص ۹۲ والفتح للحافظ وقد اجاب عن بعضها اصحاب قول الاول واغمضوا عن بعضها لکونها عقیمة عن الجواب ۔

دلائل کی رو سے دوسرا مذہب راجح ہے ، یعنی وہ عورت جو زادوراحلہ پر قدرت رکھتی ہو ، لیکن اس کا محرم یا خاوند موجود نہ ہو ، وہ دیندار متقی عورتوں کے ساتھ جو اپنے شوہروں یا محرموں کی معیت میں حج کو جارہی ہوں چلی جائے ، لوقوع اجماع الصحابة فی عهد عمر علی جواز سفر المرأة للحج من غیر زوج ومحرم ، رہ گئی ، حضرت ابن عباسؓ کی مرفوع حدیث لا تحج امرأة الا ومعها محرم ، تو اولاً یہ حدیث صحاح میں بجائے اس لفظ کے لا تسافر امرأة کے لفظ کے ساتھ مروی ہے ، صرف بزار اور دار قطنی کی روایت میں لا تحج کا لفظ وارد ہے اور اس کی سند بقول حافظ اگرچہ صحیح ہے لیکن صحت سند صحت متن کو مستلزم نہیں ہے اور ثانیاً اگر یہ لفظ لا تحج محفوظ ہو تو اس کو نفلی حج پر محمول کریں گے ۔

(۔ دوسرے سوال کا جواب بھی اسی میں آگیا ہے ۔ (اخبار الاعتصام جلد ۲۴ ش ۲۳

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 08 ص 85

محدث فتویٰ